السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(کیا غیر مسلم کو قرآن مجید برائے تحفہ دیا جاسکتا ہے؟ (عبدالحمید۔ قصور) (۲۷جولائی ۲۰۰۱ء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد

:کافر کو بطورِ تحفہ قرآنِ مجید پیش نہیں کرنا چاہیے۔ ''صحیح بخاری'' میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

'(أَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ ﷺ نَہَی أَن یُسَافِرَ بِالقُرآنِ اِلَی أَرضِ العَدُوِّ' (صحیح البخاری، باب السَّفَرِ بِالمَصَاحِفِ اِلٰی أَرضِ العَدُوِّ۔ رقم: ۲۹۹۰

''رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ دشمن کی سرزمین میں قرآن کے ساتھ سفر کیا جائے۔''

''سنن ابن ماجہ'' میں عبدالرحمن بن مہدی کے طریق سے مالک سے یہ زائد الفاظ بھی منقول ہیں کہ

'مَخَافَةَ أَن یَنَالَہُ العَدُوُّ'' 'اس ڈر سے کہ دشمن قرآن کی توہین نہ کرے۔'

'جب کہ ''صحیح مسلم'' میں ایوب کے طریق سے زائد الفاظ یوں ہیں: 'فَاِنِّی لَا آمَنُ أَن یَنَالَہُ العَدُوُّ

''مجھے تسلی نہیں کہ دشمن قرآن کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ کوئی صورت ایسی نہیں اختیار کرنی چاہیے جس سے قرآن کا اَدب واحترام مجروح ہونے کا خدشہ ہو۔ ہاں البتہ بطورِ دعوت و تبلیغ کافر کو ایک دو آیات لکھ کر بھیج دی جائیں تو قصہ ہرقل کی بناء پر جائز ہے، یا کفار کو قرآن سنایا جائے تو یہ دینی فرض کی ادائیگی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَإِن أَحَدٌ مِنَ المُشرِكينَ استَجارَكَ فَأَجِرهُ حَتّىٰ يَسمَعَ كَلـٰمَ اللَّهِ ﴿٦﴾... سورة التوبة

''اور اگر کوئی مشرک تم سے پناہ کا خواستگار ہو تو اس کو پناہ دے دو یہاں تک کہ کلام اللہ سننے لگے۔'' لیکن اس کے ہاتھ میں قرآن نہ پکڑایا جائے۔''

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3، متفرقات: صفحہ:593

محدث فتویٰ